کرامات اعلیٰ حضرت



مؤلف

اقبال احمد رضوی مصطفائی

جمعیت اشاعت اہلسنت

نور مسجد کاغذی بازار کراچی 74000

مفت سلسلۂ اشاعت نمبر 38

نام کتاب -------- کرامات اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مؤلف -------- اقبال احمد رضوی مصطفائی

ناشر -------- **جمعیت اشاعت اہل سنت**

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی 74000

تعداد -------- ایک ہزار (1000)

صفحات -------- چھیانوے (96)

ہدیہ -------- دعائے خیر بحق معاونین

عمر شریف اس وقت ساڑھے تین سال کی تھی ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں جلوہ فرما ہوئے۔ انہوں نے آپ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی آپ نے فصیح عربی میں ان سے کلام کیا اس بزرگ ہستی کو پھر کبھی نہیں دیکھا نہ آپ نے بتایا کہ وہ کون بزرگ تھے اور ان سے کیا گفتگو ہوئی۔

رسم بسم اللہ خوانی

اس کا صحیح علم نہیں کہ آپ کی بسم اللہ خوانی کس عمر میں ہوئی۔ ہاں اسی سے اندازہ کریں کہ آپ نے چار سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا تھا۔ بسم اللہ خوانی کے وقت ایک عجیب واقعہ پیش آیا حضور کے استاد محترم نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بعد الف۔ با۔ تا۔ ثا۔ جس طرح پڑھا جاتا ہے پڑھایا۔ حضور ان کے پڑھانے کے مطابق پڑھتے رہے جب لام الف کی نوبت آئی تو استاد نے فرمایا۔ کہو لام۔ الف۔ حضور خاموش رہے۔ استاد نے دوبارہ کہا کہو میاں لام الف۔ حضور نے فرمایا یہ دونوں تو پڑھ چکے۔ لام بھی پڑھ چکے ہیں۔ الف بھی پڑھ چکے ہیں۔ یہ دوبارہ کیسا۔ اس وقت حضور کے جد امجد مولانا رضا علی خاں صاحب قدس سرہ العزیز جو کہ جامع کمالات ظاہری و باطنی تھے فرمایا بیٹا استاد کا کہا مانو جو کہتے ہیں پڑھو۔ حضور نے اپنے جد امجد کے چہرے کی طرف نظر کی۔ حضور کے جد امجد نے اپنی فراست ایمانی سے سمجھا کہ بچے کو شبہ ہے کہ یہ حرف مفردہ کا بیان ہے اب اس میں ایک مرکب لفظ کیسے آیا۔ ورنہ یہ دونوں حرف الگ الگ تو پڑھ ہی چکے ہیں۔ اگرچہ بچے کے عمر کے اعتبار سے اس راز کو ظاہر کرنا مناسب نہ تھا اور سمجھ سے بالا خیال کیا جاتا مگر ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات۔ حضرت جد امجد نے نور باطنی سے سمجھا کہ یہ لڑکا کچھ ہونے والا ہے اس لئے ابھی سے اسرار و نکات کا ذکر ان کے سامنے مناسب جانا اور فرمایا تمہارا خیال درست سمجھنا بجا ہے مگر بات یہ ہے کہ شروع میں تم نے جس کو الف پڑھا حقیقۃً وہ ہمزہ ہے اور یہ درحقیقت الف ہے لیکن الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے

اور ساکن کے ساتھ ابتدا ناممکن ہے اس لئے کہ ایک حرف یعنی لام اول میں لا کر اس کا تلفظ بتانا مقصود ہے۔ حضور نے فرمایا تو کوئی بھی ایک حرف ملا دینا کافی تھا۔ اتنے حرف کے بعد لام کی کیا خصوصیت ہے۔ با۔ تا دال۔ سین بھی اول لا سکتے تھے۔ حضرت نے غایت محبت و جوش میں گلے لگا لیا اور دل سے بہت دعائیں دیں۔ پھر فرمایا کہ لام اور الف میں صورۃً مناسبت خاص ہے ظاہراً لکھنے میں بھی دونوں کی صورت ایک ہی ہے کا یا لا اور سیرۃً اس وجہ سے کہ لام کا قلب الف ہے اور الف کا قلب لام (ل ا م اور ا ل ف) ہے یعنی یہ اس کے بیچ میں وہ اس کے بیچ میں۔ گویا ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کہنے کو حضور کے جد امجد نے اس لام الف کو مرکب لانے کی وجہ بیان فرمائی مگر سچ پوچھو تو باتوں باتوں میں سب کچھ بتا دیا اور اسرار و حقائق کے رموز و اشارات کے دریافت و ادراک کی صلاحیت و قابلیت اسی وقت سے پیدا فرما دی جس کا اثر سب نے آنکھوں سے دیکھ لیا کہ شریعت میں وہ اگر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے قدم بقدم ہیں تو طریقت حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب اکرم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

غیر فصیح اور غلط لفظ

بچپن میں بھی زبان مبارک پر نہ آیا جسم و جان قلب و زبان کے مالک رب تبارک و تعالیٰ نے آپ کو ہر لغزش سے محفوظ رکھا۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیۂ کریمہ میں بار بار زبر بتا رہے تھے اور آپ زیر پڑھتے تھے یہ کیفیت حضور کے جد امجد حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب قطب الوقت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھ کر حضور کو اپنے پاس بلا لیا اور کلام پاک منگا کر دیکھا تو اس میں کاتب سے اعراب کی غلطی ہو گئی تھی زیر کی جگہ زبر لکھ دیا تھا اور اسی طرح بے تصحیح طبع ہو گیا تھا۔

یعنی جو زیر حضور پرنور اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلتا تھا وہی صحیح تھا پھر بھی حضور سے حضرت جد امجد قدس سرہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب تم کو جس طرح بتاتے ہیں کیوں نہیں پڑھتے تھے عرض کی میں ارادہ کرتا تھا کہ جس طرح بتاتے ہیں اسی طرح پڑھوں مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا۔ حضرت نے فرمایا خوب اور مسکرا کر سر پر ہاتھ پھیرا اور دل سے دعائیں دیں۔ پھر ان مولوی صاحب سے فرمایا یہ بچہ صحیح پڑھ رہا تھا۔ حقیقۃً کاتب نے غلط لکھ دیا ہے۔ پھر قلم فیض رقم سے اس کی تصحیح فرما دی۔

ایک دن مولوی صاحب موصوف حسب معمول بچوں کو پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے سلام کیا۔ مولوی صاحب نے جواب میں کہا جیتے رہو۔ اس پر اعلیٰحضرت نے فرمایا یہ تو جواب نہ ہوا۔ وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا۔ مولوی صاحب بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔

تقویٰ حضور کی عمر چار سال کی تھی۔ اس وقت ایک بڑا کرتہ ٹخنوں تک پہنے ہوئے مکان کے باہر تشریف لائے سامنے چند طوائفیں گزریں آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر چہرہ مبارک پر ڈال لیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر ایک طوائف بولی واہ میاں صاحبزادے آنکھیں ڈھک لیں اور ستر کھول دیا۔ آپ نے منہ کو چھپائے اسی طرح برجستہ جواب دیا۔ جب آنکھ بہکتی ہے تو دل بہکتا ہے جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔ یہ جواب سن کر وہ سکتہ کے عالم میں رہ گئی۔

آپ بچپن ہی سے اولیائے کرام کے عاشق اور ان کی صحبت کے مشتاق تھے بریلی شریف میں ایک بزرگ مجذوب بشیر الدین صاحب آخن زادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا آپ کے والد ماجد قدس سرہ کی خوشی کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لئے

نہ جائیں۔ ایک روز رات کو گیارہ بجے اکیلے ان کے پاس پہنچے اور مسجد کے فرش پر جا کر خاموش بیٹھ گئے۔ وہ حجرے میں چارپائی پر بیٹھے تھے آپ کو پندرہ بیس منٹ تک بغور دیکھتے رہے۔ آخر آپ سے پوچھا تم مولوی رضا علی صاحب کے کون ہو آپ نے فرمایا ان کا پوتا ہوں فوراً وہاں سے جھپٹے اور آپ کو اٹھا کر لے گئے اور اپنی چارپائی پر بٹھایا اور بڑی شفقت سے پوچھا کیسا مقدمہ کے لئے آئے ہو فرمایا مقدمہ تو ہے لیکن میں اس کے لیے نہیں آیا میں تو صرف دعائے مغفرت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے اللہ کرم کرے۔ اللہ کرم کرے۔ اس کے بعد آپ کے منجھلے بھائی مولانا حسن رضا خاں صاحب ان کے پاس تشریف لے گئے دیکھتے ہی فرمایا مولوی صاحب سے کہنا قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ ط بس دوسرے دن مقدمہ فتح ہو گیا۔

آغاز نصیحت چھ سال کی عمر شریف میں ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں منبر پر رونق افروز ہوئے اور بہت بڑے مجمع کے سامنے سب سے پہلے تقریر فرمائی جس میں کم و بیش دو گھنٹے علم و عرفان کے دریا بہائے اور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر پیدائش کے بیان کی خوشبو سے اپنی زبان کو معطر فرمایا۔

روزہ کشائی رمضان المبارک کا مقدس مہینہ ہے اور حضور پرنور اعلیٰحضرت کے روزہ کشائی کی تقریب ہے۔ کاشانۂ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے ایک کمرے میں فیرینی کے پیالے جمانے کے لئے چنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک تمازت کا وقت ہے حضور کے والد ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور کواڑ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر آپ کو دیتے ہیں کہ اسے کھا لو عرض کی میرا تو روزہ ہے۔ کیسے کھاؤں۔ والد صاحب قبلہ نے فرمایا۔ بچوں کا روزہ